پیش لفظ

اُردو افسانے کی تاریخ اب ایک صدی سے زیادہ کے عرصے پر محیط ہے۔ یہ ایک صدی برصغیر پاک و ہند کی تاریخ اور ادبی اور سماجی زندگی میں اہمیت کی حامل ہے۔ اس کا اظہار ادب کی ہر صنف میں ہوا ہے۔ کیونکہ کوئی بھی ادبی تحریر اپنے معاشرے سے کٹ کر معارض وجود میں نہیں آسکتی۔ اُردو افسانے کی یہ صدی بھی ان تمام مسائل مشکلات اور مباحث کی امین ہے جو مختلف سماجی حوالوں سے اس معاشرے کی شناخت رہے ہیں۔

انیسویں صدی کا ربعِ آخر اور بیسویں صدی کا نصفِ اول برصغیر پاک و ہند میں کئی حوالوں سے اہمیت کا حامل ہے۔ اس زمانے میں آزادی اور انسانی حقوق کی جنگ لڑی گئی اور دنیا بھر میں اس امر کا احساس پیدا ہوا کہ ہراندہء درگاہ طبقوں کو بھی زندہ رہنے اور آگے بڑھنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ مقتدر طبقوں کو ہے۔ اس احساس نے کئی ادبی تحریکوں کو جنم دیا جن سے اُردو افسانہ نگاروں نے بھی اپنی یگانگت کا بھرپور ثبوت دیا اور اُن مباحث اور نظریات کو اپنی تحریروں کا حصہ بنایا جو انسانی مقدر کی بازیافت، آزادی رائے انسانی وقار کا تحفظ اور ایک فضا میں زندگی بسر کرنے کے لیے ضروری تھے۔ راشد الخیری، پریم چند اور سجاد حیدر یلدرم سے احمد جاوید اور طاہرہ اقبال تک ان نظریاتی مباحث کی گونج اسلوب پر حاوی اور کہیں افسانے کے تار و پود میں گوندھی ہوئی ہے۔ مگر ہر افسانہ نگار نے معاشرتی، سماجی، سیاسی اور وجودی حوالوں سے اُن تمام مباحث کو اپنی تحریروں کی زینت بنایا ہے جو اُن کے مزاج اور فکری رویے سے ہم آہنگ تھے۔ کیونکہ مصنف اور اُس کی تحریر ایک ہی سکے کے دو رُخ ہوا کرتے ہیں اور اُردو افسانے کا عمیق مطالعہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ اُردو افسانے کی اس ایک سو سولہ سالہ روایت میں تمام نظریاتی مباحث اپنی تمام تر شدت کے ساتھ اپنی موجودگی کی خبر دیتے ہیں جو برصغیر کی ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے ذہنی مسافت کا شاخسانہ ہے۔

ابواب کی تفصیل سے پہلے چند گزارشات

(i) مقالے کے موضوع کے مطابق پاکستانی افسانہ نگار خواتین وحضرات کو شامل تحقیق کیا گیا ہے۔قیام پاکستان سے قبل افسانہ نگاروں کے نظریاتی مباحث پس منظر کے لیے ضروری تھے۔لہٰذا اُنہیں شامل تحقیق کرنا ضروری تھا۔

(ii) قراۃ العین حیدر قیام پاکستان کے بعد ۱۹۶۱ء تک پاکستان مین مقیم ہیں۔اُن کے اُس دور کے افسانوں کو شامل تحقیق کیا گیا ہے۔

(iii) ۱۹۰۰ء سے ۲۰۱۶ء کے دوران شائع ہونے والے افسانوی مجموعے تحقیق کا اولین ماخذ ہیں۔رسائل میں سے جو افسانے شامل تھے ثانوی ماخذ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

(iv) مقالے کی ابواب بندی موضوعاتی اعتبار سے کی گئی ہے۔

اس مقالے کا پہلا باب اُردو افسانے میں نظریاتی مباحث پر مشتمل ہے۔نظریہ کیا ہے؟ نظریے کی فلسفیانہ بحث اورادب پر نظریات کا اطلاق کیونکر ممکن ہوتا ہے، کے بارے میں بات کر کے افسانے کی روایت میں راشد الخیری اوران کے بعد آنے والے افسانہ نگاروں کے ہاں مختلف نظریات کون کون سے تھے۔ایک دور میں ایک ہی نظریات کے حامل افسانہ نگار موجود تھے یا مختلف نظریات رکھنے والے افسانے منظرِ عام پر آرہے تھے؟

اس کی وضاحت کی گئی ہے۔پریم چند اوراُن کے مقلدین کے ہاں جن نظریاتی مباحث کا اوراک تفصیل سے پیش سے کیا گیا ہے۔

باب دوم ترقی پسند نظریہ ادب اور اس نظریے کا اُردو افسانے پر اثرات کو واضح کرتے ہوئے مذہب اور مذہبی نظریات کی نئی تشکیل کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بات کی گئی ہے۔ترقی پسند نظریات کے حامل چند نمائندہ افسانہ نگاروں کے افسانوں میں سے مثالیں دے کر اس دور کے مباحث کو واضح کیا گیا ہے۔

باب سوم میں حلقہ اربابِ ذوق ایک ادبی تنظیم یا تحریک کے مسئلے پر بحث کی گئی ہے۔حلقہ اربابِ ذوق کے بارے میں مختلف اراء رکھنے والے گروہوں کا حوالہ دے کر یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ تنظیم ترقی پسند تحریک ک ردعمل تھی یا توسیع۔اوراس تنظیم نے کس قسم کے نظریاتی مباحث کواردو افسانے کا حصہ بنایا۔اس تنظیم کے زیراثر پروان چڑھنے والے نظریات کے حامل نمائندہ افسانہ نگاروں کو تحقیق کا حصہ بنایا گیا ہے۔

باب چہارم پاکستانی افسانے میں نظریاتی مباحث کے حوالے سے اہم ہے۔تقسیم اور ہجرت نے عوام کے اندر جس قسم کے نظریات پیدا کر دیئے تھے۔اسلامی ادب کی بحث پاکستانی ادب کی بحث، پاکستان میں تہذیب وثقافت کے حوالے سے مسائل، پاکستانیت اور اپنے تشخص سے جڑے نظریات اور مباحث کو تفصیل سے واضح کیا گیا ہے۔مستعبلت کے حوالے سے نظریات۔ان تمام مباحث کو پاکستان میں موجود اُردو افسانہ نگاروں کی تانا روایت کی مدد سے واضح کیا گیا ہے۔

باب پنجم میں علامتی افسانہ اور اس سے جڑے نظریات ومباحث کو موضوع بناتے ہوئے۔علامت کیا ہے؟ علامت نگاروں کی روایت، ایسی کون سے وجوہات ہیں کہ افسانہ نگار علامت کا سہارا لینے پر مجبور ہوتے ہیں، جیسے نظریات اور مباحث کو واضح کیا گیا ہے۔

باب ششم میں معاصر افسانے کے نظری مباحث پر بات کی گئی ہے۔معاصر افسانے کے نمایاں نظریات سماجی، نفسیاتی، تجریدی، داخلی، جدت پسندی کے نظریات، افسانے میں کہانی کی واپسی کے حوالے سے نظریات، صارفیت، توسیع پسندی مابعد نوآبادیاتی نظریت، گلوبلائزیشن کے اُردو افسانے پر اثرات کی وضاحت کی گئی ہے۔

حاصلِ مطالعہ میں نتائج کو بیان کیا گیا ہے کہ موجودہ دور تک نئے نظریاتی مباحث نے اُردو افسانہ نگاری کے میدان میں قدم جمانا شرو کر دیئے ہیں۔خارج اور داخل، ظاہر اور باطن، کے درمیان مسلسل جنگ جاری وساری ہے اور اُردو افسانہ ہر نئے نظریے کو اپنے اندر سمونے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔